کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ

تصدیق کردہ

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

تحریر کردہ

محمد فہیم الدین قاسمی بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند

سابق استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ

تصدیق کردہ

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

تحریر کردہ

محمد فہیم الدین قاسمی بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند

سابق استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

باسمہ تعالیٰ

مقدمہ

شریعت اسلامیہ کی منجملہ خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ سراسر توسط واعتدال ہے، اس لئے اس کے اندر تمام احکامات میں اس اعتدال وتوسط کی جلوہ گری دکھائی دیتی ہے اور یہی توسط واعتدال ہے، جس نے اس شریعت کو ایک طرف دنیا کے تمام مذاھب میں کمالِ عروج وامتیاز عطا کیا ہے تو دوسری جانب ہر علاقے، ہر زمانے اور ہر حالت میں اس کو چلنے ورواج پانے میں دوام سے نوازا ہے۔

اس اعتدال کی ایک مثال نماز کے احکام بھی ہیں جن میں اگر عام معتدل مزاج وحال کے افراد کے لئے احکام ہیں تو ضعیفوں، کمزوروں، بوڑھوں، بیماروں کے متعلق بھی ان کے مناسب حال احکامات موجود ہیں، اور قسم اول کے لوگوں کے لئے عزیمت کی تعلیم ہے تو قسم ثانی والوں کے حق میں رخصت کا پہلو تجویز کیا گیا ہے، مگر افسوس کہ ہماری بے اعتدالیوں نے اس باب میں بھی افراط وتفریط اور کوتاہیاں پیدا کردی ہیں جن کے نتیجہ میں بعض لوگ اچھے خاصے ہونے کے باوجود ضعیف لوگوں کے احکام پر چلنے لگے ہیں، جیسے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کہ ضعیفوں، کمزوروں، بیماروں کو جائز ہے، مگر اس میں دوسرے اچھے خاصے صحت مند وتوانا لوگ بھی شریک ہو جاتے ہیں۔

زیر نظر فتوی اس کے بارے میں تفصیل پر مشتمل ہے۔ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور کو موصول ایک استفتاء میں تفصیلی سوال تھا، احقر نے جامعہ کے دارالافتاء سے متعلق استاذ مفتی محمد فہیم الدین صاحب قاسمی بجنوری (فی الحال استاذ دارالعلوم دیوبند) کو اس کا جواب لکھنے دیا۔ مولانا نے الحمدللہ تفصیلی جواب لکھا جو احقر کو بھی پسند آیا، اور اخبارات میں اس کا خلاصہ چھاپا گیا اور پھر لوگوں کے اصرار پر اس کو الگ شائع کیا جارہا ہے۔ فقط

محمد شعیب اللہ خان

(مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم)

بســــم اللہ الرحمن الرحیــــم

سوال: 1- شریعت کی نگاہ میں وہ کیا عذر ہے جس کی وجہ سے مصلی کو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

2- ایسا معذور شخص جو کرسی پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے، زمین پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے؛ ایسے شخص کے لیے کس طرح نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے؟

3- خود کو معذور سمجھ کر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا، حالاں کہ وہ شرعی معذور نہیں تھا، اب مسئلہ معلوم ہونے کے بعد پچھلی نمازوں کی قضا کرے یا نہیں؟

4- جہاں یہ اندیشہ ہو کہ مسجدوں میں غیر معذور لوگ اپنی نادانی سے کرسی پر نماز پڑھ لیں گے تو ایسی مسجدوں میں ثواب کی نیت سے کرسیاں رکھنا کیسا ہے؟

مستفتی: **عبد الرحیــــم**
۱/۲۹ سیکنڈ کراس، آنے پالیہ، بنگلور-030 560

الجـــــواب

کرسی پر نماز پڑھنا آج کل شہروں اور خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں امراء اور رؤساء کی تعداد زیادہ ہے، بہت عام ہوتا جا رہا ہے، نوے کی دہائی سے قبل کرسی پر نماز پڑھنے کا کوئی تصور نہیں تھا، نوے کی دہائی سے یہ طریقہ شروع ہوا اور دیکھتے دیکھتے دنیا بھر کی مساجد میں کرسیاں آگئیں اور ان پر نماز پڑھنا شہروں میں عام معمول کی شکل اختیار کر گیا، اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اہل علم حضرات فکرمند ہیں کہ اعذار کی بنیاد پر نماز میں جو سہولت رکھی گئی ہے، اس کا غلط استعمال ہو رہا ہے اور بے علمی اور عام جہالت کی وجہ سے لوگوں کی نمازیں خراب ہو رہی ہیں، اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس استفتا کا جواب تفصیل سے دیا جائے۔

قیام یعنی کھڑا ہونا فرض نماز کا رکن ہے، جسے کھڑے ہونے پر قدرت ہے وہ اگر بیٹھ کر فرض نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔

حضور ﷺ سفر کے موقعوں پر سفر کے عذر کی وجہ سے نفل نماز سواری کے جانور پر ادا فرماتے تھے؛ مگر فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا فرماتے تھے، آپ نے فرض نماز کے لیے سواری سے اترنے اور زمین پر ہی پڑھنے کا مکمل التزام کیا ہے، اگر بلا عذر فرض نماز کرسی پر پڑھنے کی اور قیام ترک کرنے کی کوئی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ کم از کم ایک مرتبہ بیان جواز کے لیے فرض نماز سواری پر ضرور ادا فرماتے، ذیل کی حدیثیں ملاحظہ ہوں:

"عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلىٰ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ." (البخاري ۴۰۰)

(حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے، جس طرف بھی وہ رخ کر لے۔ پھر جب آپ فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو نیچے اترتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

"عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ؓ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَيُوْمِئُ إِيْمَاءً قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ."
(متفق علیہ)

حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، کسی بھی طرف متوجہ ہونے سے پہل آپ اشارہ فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ فرض نماز کے لیے لازمی طور پر سواری سے اترتے تھے اور زمین پر ادا فرماتے تھے۔ اور نفل نماز سواری پر پڑھنا سفر کے عذر کی وجہ سے تھا۔ اور ظاہر ہے کہ سواری کے جانور پر بیٹھنا اور کرسی پر بیٹھنا کافی حد تک یکساں ہے اور احکام میں ایک کو دوسرے پر قیاس کیا جا سکتا ہے، دونوں میں پاؤں کی ہیئت، پیٹھ کے لیے سہارا اور مقعد کو رکھنا وغیرہ مشترک ہیں۔

نماز میں قیام کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے بعض حصے میں قیام پر قادر ہے، مکمل نماز میں قیام پر قادر نہیں ہے، تو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ جتنی دیر قیام کر سکتا ہے اتنی دیر قیام کرے، باقی نماز بیٹھ کر پڑھے، اگر قیام پر قدرت والے وقت میں بھی وہ بیٹھ گیا اور پوری نماز بیٹھ کر پڑھی تو نماز نہ ہوگی:

"وإن قدر على بعض القيام قام لزوماً بقدر ما يقدر، ولو قدر آيةً أو تكبيرةً، لأن البعض معتبر بالكل." (الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۷)

(اگر کوئی تھوڑی دیر بھی کھڑے ہونے پر قادر ہو تو وہ اپنی طاقت کے بقدر لازمی طور پر کھڑا ہو، اگرچہ ایک آیت یا ایک تکبیر کی مقدار میں ہو، اس لئے کہ بعض کا اعتبار کیا گیا ہے کل میں)

لہذا اگر کوئی اتنی طاقت رکھتا ہے کہ صرف تکبیر یا ایک آیت کے بقدر کھڑا ہو تو اسے مکمل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ طاقت کے بقدر کھڑا ہو بعد میں بیٹھ کر نماز پوری کرے۔

اسی طرح اگر کوئی کسی چیز کے سہارے یا دیوار وغیرہ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو اس کے لیے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ نماز نہیں ہوگی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

ـ" ولو قدر على القيام متكئاً؛ الصحيح أنه يصلي قائماً متكئاً، ولا يجزيه غير ذلك، وكذلك لو قدر على أن يعتمد على عصاً أو على خادم له فإنه يقوم ويتكى."
(الفتاوى الهندية: ۱/۱۳۶، وكذا في الشامي: ۲/۹۷)

(اگر کوئی ٹیک لگانے کی حالت میں کھڑے ہونے پر قادر ہو تو صحیح قول یہ ہے کہ وہ ٹیک لگانے کی

حالت میں ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا، اس علاوہ کی حالتیں اس کے لئے درست نہیں ہوں گی۔ اسی طرح اگر کوئی لاٹھی یا خادم کے سہارے کھڑے ہونے پر قادر ہو تو وہ کھڑا ہوگا ٹیک لگا کر)

اسی طرح اگر کوئی شخص تنہا گھر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، مگر مسجد میں جماعت والی لمبی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہیں ہے تو اسے حکم ہے کہ وہ کھڑے ہو کر گھر ہی میں نماز پڑھے:

"المريض إذا صلى في بيته يستطيع القيام، وإذا خرج لا يستطيع؛ المختار أنه يصلي في بيته قائماً، وبه يفتى." (الفتاوى الهندية: ۱/۱۳۶)

(مریض جب اپنے گھر میں نماز پڑھے تو کھڑے ہونے کی استطاعت رکھتا ہے اور جب باہر نکلے تو کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا تو مختار مذہب یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔)

اب ذیل میں ہم وہ اعذار بھی بیان کرتے ہیں جن کی وجہ سے قیام ترک کرنا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اعذار کی دو قسمیں ہیں، نمبر ایک حقیقی عذر یعنی واقعی معذور ہو کہ اگر کھڑا ہوگا تو گر جائے گا، نمبر دو حکمی عذر یعنی ایسا نہیں ہے کہ کھڑا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر کھڑا ہوگا تو گر جائے گا، مگر ایسی کمزور حالت ہے جسے شریعت نے عذر مان لیا ہے، مثلا بیمار ہے اور تجربے سے یا کسی ماہر متدین مسلم ڈاکٹر کے بتانے سے یہ حالت معلوم ہوئی ہے کہ اگر کھڑا ہوگا تو بیماری میں اضافہ ہوگا یا بیماری دیر سے ٹھیک ہوگی، یا حالت ایسی ہے کہ کھڑے ہونے میں غیر معمولی درد ہوتا ہے جو کہ نا قابل برداشت ہے۔

جس کی حالت اس طرح کی ہو وہ معذور ہے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، شامی میں ہے:

" أراد بالتعذر التعذر الحقيقي بحيث لو قام سقط ...أو حكمي بأن خاف زيادته أو بطء برءه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألماً شديداً صلى قاعداً."

(الدر المختار والشامي: ۲/۹۶)

(مصنفؒ نے عذر سے عذر حقیقی مراد لیا ہے، اس طور پر کہ کھڑا ہو تو گر جائے گا، یا حکمی مراد لیا ہے، اس طور پر کہ اسے اپنی بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا کھڑے ہونے کی وجہ سے بیماری کے شفا ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو یا سر چکرانے کا اندیشہ ہو یا کھڑے ہونے میں سخت تکلیف محسوس ہو، تو بیٹھ کر نماز پڑھے)

اگر اٹھنے بیٹھنے اور کھڑے ہونے میں معمولی درد ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، فتاوی ہندیہ میں ہے: "فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام." (الفتاوى الهندية ١/١٣٦)
(پس اگر کھڑے ہونے میں ہلکی سی تکلیف محسوس ہو تو اس کھڑے ہونے کو چھوڑ نا درست نہیں) اوپر آپ نے قیام کی اہمیت بھی ملاحظہ کی اور اعذار کی حقیقت بھی آپ کے سامنے آئی، اگر آج کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی حالت اس معیار پر جانچی جائے تو اکثریت غلط ثابت ہوگی، ان میں سے اکثروں کو اچھی حالت میں اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اور اپنے تمام امور انجام دیتے دیکھا جاتا ہے بس نماز کے لیے معذور بن جاتے ہیں، اگر یہ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اس میں ناقابل برداشت تکلیف نہ ہو تو کرسی پر بیٹھ کر نماز قطعاً نہیں ہوگی، اور اگر تھوڑی دیر کھڑے ہو سکتے ہیں زیادہ دیر نہیں تو اتنے وقت بھی اگر کرسی پر رہے تو نماز نہ ہوگی، اگر کسی سہارے سے کھڑے ہو سکتے ہیں اور سہارا موجود ہے تو بھی کرسی پر نماز نہ ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ صورت حال میں جو لوگ کرسی پر نماز پڑھ رہے ہیں وہ شرائط و قیود سے واقف نہیں ہیں اور لاعلمی کی وجہ سے اپنی نمازیں خراب کر رہے ہیں، اس لیے اس مسئلے کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور تمام قیود و شرائط کی پوری وضاحت لازمی ہے۔

جو شخص زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، قیام پر قادر نہیں ہے، کرسی پر اس کی نماز نہ ہوگی۔

جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے مگر سجدے پر قادر نہیں ہے، وہ اشارے سے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے، کرسی پر نماز نہ پڑھے، ایسی حالت میں زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اولی اور بہتر ہے اور کرسی پر پڑھنا خلاف اولی ہے۔

زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ تشہد کی حالت پر بیٹھے، اگر تشہد کی حالت پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو تب دیگر حالتوں میں بیٹھ سکتا ہے:

"ينبغي أن يقال إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولى، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات." (در مختار : ٢/٩٧)
(مناسب ہے کہ یہ بات کہی جائے اگر اس کا بیٹھنا تشہد کے لئے بیٹھنے کی طرح ہو یعنی اس پر تشہد کی

حالت زیادہ آسان ہو دیگر حالات کے مقابلے میں یا دیگر حالات کے برابر ہو تو تشہد کی حالت ہی بہتر ہے، ورنہ تمام حالات میں آسانی کو اختیار کرے)

اس عبارت میں بتایا گیا ہے کہ بیٹھنے کی دیگر حالتوں کو اس وقت اختیار کر سکتا ہے جب کہ تشہد والی حالت پر دشواری ہو، معلوم ہوا کہ کرسی کا اختیار بھی اسی وقت درست ہوگا جب کہ زمین پر بیٹھنا بھی دشوار ہو جائے، ورنہ کراہت تنزیہی تو ضرور ہوگی۔

جو حقیقتاً معذور نہ تھا اور لاعلمی میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا اس کی نمازیں درست نہ ہوئیں کیوں کہ جہالت عذر نہیں ہے، لہذا ان کا لوٹانا اور دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

جو لوگ واقعی معذور ہیں ان کے لیے مسجد میں کرسیوں کا انتظام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور چوں کہ شرعی طور پر معذور لوگوں کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے اس لیے جو اس نیت سے مسجد میں کرسیوں کا انتظام کرے گا کہ معذور لوگ فائدہ اٹھائیں اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کا یہ عمل درست ہے؛ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی بہت ضروری ہے کہ کرسیوں کا غلط استعمال نہ ہو اور کرسیوں کے رواج کو بڑھاوا نہ ملے، اس لیے مسجد والوں کو چاہیے کہ ضرورت سے زائد کرسیاں نہ رکھی جائیں اور کرسیوں کو الگ کسی جگہ رکھا جائے تا کہ ضرورت مند طلب کر کے لے اور استعمال کرے، اور کرسیاں استعمال کرنے والوں کو حدود و قیود اور شرعی شرائط سے آگاہ بھی کر دیا جائے، مثلاً جس جگہ کرسیاں رکھیں ہوں وہاں کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام مختصراً لکھ کر لگا دیے جائیں۔

کرسی پر نماز پڑھنے والوں میں سے بعضوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ رکوع اور سجدے کے اشارہ کے لیے ہاتھوں کو آگے لیجاتے ہیں یہ بھی درست نہیں، ہاتھ رانوں پر ہی رکھنے چاہیے اشارہ صرف سر سے ہوتا ہے۔ معذور جب زمین پر بیٹھ کر اشارے سے بھی نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، کرسی پر بیٹھ کر پڑھے: "وإذا لم يقدر على القعود مستوياً وقدر متكئاً أو مستنداً إلى حائط أو إنسان، يجب أن يصلي متكئاً أو مستنداً ولا يجوز له أن يصلي مضطجعاً." (الهندية : ١/١٣٦)
(اور جب ٹھیک سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو بلکہ ٹیک لگا کر یا کسی انسان یا دیوار کا سہارا لے کر بیٹھنے پر قادر ہو تو

ضروری ہے کہ وہ نماز پڑھے ٹیک لگا کر یا سہارا لے کر، اور جائز نہیں ہے اس کے لئے لیٹ کر نماز پڑھنا) اور ظاہر ہے کہ کرسی پر بیٹھنا ٹیک لگا کر یا سہارا لے کر بیٹھنے کے درجے میں ہے۔

یہاں پر نفل نماز کے بارے میں بھی کچھ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے، نفل نماز میں اگرچہ قیام رکن نہیں ہے اور بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز ادا کر سکتے ہیں، مگر سجدہ نفل نماز کا بھی رکن ہے اور سجدہ معاف نہیں ہے، لہذا جو بیٹھ کر سجدے پر قادر ہوگا اس کے لیے نفل نماز بھی کرسی پر اشارے سے جائز نہیں۔ نماز نہیں ہوگی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"ویجوز أن یتنفل القادر علی القیام قاعداً بلا کراھة في الأصح........ولو صلی التطوع بالإیماء من غیر عذر لا یجوز." (الفتاوی الھندیة: ۳/۴۹۰)

(قیام پر قدرت رکھنے والا آدمی بیٹھ کر نفل نماز پڑھ سکتا ہے بغیر کسی کراہت ہے صحیح قول کے مطابق، اور اگر کوئی شخص نفل نماز کو اشارہ کے ساتھ ادا کرے بغیر کسی عذر کے تو صحیح نہیں ہے)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی کے طریقوں میں درجہ بندی ہے، جو اوپر والے درجے پر قادر ہے اسے نچلے درجے کی ترتیب پر نماز پڑھنا درست نہیں، جو کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر ہے اس کے لیے بیٹھ کر اور جو بیٹھ کر پڑھنے پر قادر ہے اسے کرسی پر اور جو کرسی پر پڑھ سکتا ہے اسے لیٹ کر جائز نہیں۔

* صحیح بخاری کی حدیث ہے:

" قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؓ وَكَانَ مَرِيْضاً: " صَلِّ قَائِماً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ."

(صحیح البخاري: ۲/۳۶، مسند أحمد: ۴/۴۲۶، أبو داؤد: ۱/۲۱۸)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمران بن حصین ؓ سے فرمایا جب کہ وہ بیمار تھے، تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو، پس اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھو)

یہ حدیث اسی ترتیب پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت جابر سے روایت ہے:

"عن جابر ؓ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَرِيْضٍ صَلّٰى عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ: "صَلِّ

عَلٰى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيْمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ."

(البیھقي: ۲/۳۰۶، البزار: ۱/۲۷۴، ابو یعلی: ۳/۳۴۵)

(حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بیمار آدمی سے فرمایا جس نے تکیہ پر نماز پڑھی تھی (اولاً) آپ نے تکیہ اٹھا کر پھینکا اور فرمایا کہ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو زمین پر نماز پڑھو ورنہ اشارہ کر کے، اور اپنے سجدے کے اشارے کو اپنے رکوع سے زیادہ نیچے کرو)

"عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ."

(متفق علیہ)

(حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی طاقت کے بقدر عمل کرو)

قرآن کریم کی عمومی نصوص بھی اسی کی مؤید ہیں:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مکلف نہیں بناتا مگر اس کی طاقت کے بقدر) (البقرۃ: ۲۸۶)

﴿فَاتَّقُوْا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ۱۶) (تم اللہ سے ڈرو جتنا تم سے ہو سکے)

﴿مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِيْ الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج ۷۸) (اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی)

گزارش: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ شریعت نے معذور کے لیے زمین پر بیٹھنے میں مکمل طور پر رعایت رکھی ہے، وہ جس حالت پر بیٹھ سکتا ہے جائز ہے، مثلاً تشہد کی حالت، تورک (تشہد میں عورت کے بیٹھنے کا طریقہ) کی حالت، چار زانو (ادب بن کر بیٹھنا) یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا وغیرہ ایسی صورت میں بیٹھنے کی سہولت سے فائدہ نہ اٹھانا اور کرسی پکڑ لینا بڑی کاہلی، دینی امور میں بے اعتنائی اور بے جا تن آسانی اور ناحق آرام پسندی ہے، جب کہ بیٹھنے میں صف بندی بھی برقرار رہتی ہے، اور یہ نمازی کی حالت اور تواضع وغیرہ کے بھی قریب ہے، اور دوسری طرف کرسی میں صفوں کا خلل بھی ہے، اور کرسی کی ہیئت مناسب بھی معلوم نہیں ہوتی اور غیروں کی عبادت گاہوں چرچ وغیرہ سے مشابہت بھی پیدا

ہوتی ہے، حالاں کہ ہم عبادات میں غیروں سے اختلاف کے شدید طور پر مامور ہیں۔

لمحۂ فکریہ: کرسیوں کا زیادہ رواج شہروں میں ہے، خاص طور پر شہر کے زیادہ مالدار علاقوں میں کرسیوں پر بیٹھنے والے بہت ہوتے ہیں؛ جب کہ نسبتاً غریب علاقوں کی مسجدوں میں کرسیاں کم نظر آتی ہیں اور دیہاتوں وقریوں میں یہ کرسیاں تقریباً نہیں ہوتی ہیں، ایسا بھی نہیں ہے کہ گاؤں میں مریض نہیں ہوتے، بلکہ برعکس طور پر کبھی گاؤں میں مریض زیادہ ہوتے ہیں اور بڑی عمر والے بھی بکثرت ہوتے ہیں، مگر وہ لوگ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان میں سے اکثر وہ ہیں جو ان شہر والوں سے زیادہ معذور ہوتے ہیں مگر ان کو کرسی پر بیٹھنے کا خیال نہیں آتا، وہ اسی طرح زمین پر سنت کے مطابق نمازیں پڑھتے ہوئے ہی اللہ کو پیارے ہوتے ہیں۔ دونوں طبقوں اور گاؤں وشہر کے درمیان معذوروں کے طرزِ عمل کا یہ فرق کافی حد تک یہ تاثر بھی پیدا کرتا ہے کہ کرسیوں کے استعمال میں کچھ مزاج کی بڑائی مالداری کا زعم اور اونچی زندگی وکبر اور نزاکت وغرور جیسے محرکات وعوامل واسباب بھی کارفرما ہیں اور یہ چیزیں بھی اس میں دخل رکھتی ہیں۔ گو کہ یہ بات سب کے حق میں قابل قبول ہرگز نہیں ہے، مگر اس عمومی تاثر اور سطحی ہی سہی مگر اس وسیع احساس کو پورے طور پر رد بھی نہیں کیا جاسکتا اور نا قابل قبول ونا قابل التفات بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

خلاصہ مضمون: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا آج کل شہروں میں اور خاص طور پر مالدار علاقوں میں بہت عام ہوگیا ہے، لوگوں کے حالات دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ ناواقفیت اور عام جہالت کی وجہ سے معذور کو دی گئی شرعی سہولت کا غلط استعمال ہو رہا ہے، اور نمازیں خراب ہو رہی ہیں، اس صورت حال کی وجہ سے اس مسئلے سے متعلق جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم کے دارالافتا نے ایک جامع تحقیق اور مکمل بحث تیار کی ہے، پوری بحث جامعہ کے دارالافتا میں موجود ہے، اہل علم حضرات اور دیگر باذوق حضرات طلب فرماکر ملاحظہ کر سکتے ہیں، عوام کے لیے اور مساجد وغیرہ میں مسئلے کی اشاعت کے لیے اس تحقیق کا خلاصہ پیش ہے:

۱- فرض نماز میں قیام یعنی کھڑا ہونا رکن ہے، جو کھڑا ہوسکتا ہے، بیٹھ کر اس کی فرض نماز نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ سفر میں نوافل اپنی سواری پر پڑھتے تھے، مگر فرض نماز لازماً سواری سے اتر کر زمین پر ہی پڑھتے تھے، زندگی میں ایک بار بھی آپ نے اس کے خلاف نہیں کیا، اگر قیام رکن نہ ہوتا تو بیان جواز کے لیے کم از کم ایک بار ضرور آپ سواری پر بیٹھے بیٹھے فرض ادا فرماتے۔ اس مضمون کی احادیث بہت ہیں

مثلاً: "عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلىٰ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ." (البخاري ۴۰۰.)

۲- اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کھڑا ہوسکتا ہے پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو اتنی دیر کھڑے ہونا فرض ہے، اتنی دیر بھی بیٹھ گیا تو نماز نہ ہوگی۔

"وإن قدر على بعض القيام قام لزوماً بقدر ما يقدر، ولو قدر آية أو تكبيرة، لأن البعض معتبر بالكل." (الدر المختار مع الشامي ۲/۹۷.)

۳- اگر کسی سہارے اور ٹیک سے کھڑا ہوسکتا ہے تو بھی بیٹھ کر نماز نہ ہوگی: "ولو قدر على القيام متكئاً؛ الصحيح أنه يصلي قائماً متكئاً، ولا يجزيه غير ذلک، وكذلک لو قدر على أن يعتمد على عصاً أو على خادم له فإنه يقوم ويتكئ." (الفتاوى الهندية ۱/۱۳۶، وكذا في الشامي ۲/۹۷.)

۴- معذور صرف وہ کہلائے گا جو کھڑے ہونے پر کسی بھی صورت میں قادر نہ ہو اگر کھڑا ہوگا تو گر جائے گا، یا مریض ہو جائیگا، یا مرض بڑھ جائیگا، یا مرض دیر سے ٹھیک ہوگا، اور اس کی تصدیق تجربے یا مسلم، ماہر اور دین دار ڈاکٹر نے کی ہو؛ ان صورتوں کے علاوہ عذر شرعاً معتبر نہ ہوگا: "أراد بالتعذر التعذر الحقيقي بحيث لو قام سقط ... أو حكمي بأن خاف زيادته، أو بطء برئه بقيامه، أو دوران رأسه، أو وجد لقيامه ألماً شديداً؛ صلى قاعداً." (الدر المختار والشامي ۲/۹۶.)

معمولی درد والوں کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے: "فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترک ذلک القيام." (الفتاوى الهندية ۱/۱۳۶.)

اگر آج کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی حالت اس معیار پر جانچی جائے تو اکثریت غلط ثابت ہوگی، ان میں سے اکثروں کو اچھی حالت میں اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اور اپنے تمام امور انجام دیتے دیکھا جاتا ہے بس نماز کے لیے معذور بن جاتے ہیں۔

۵- جو شخص زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، قیام پر قادر نہیں ہے، کرسی پر اس کی نماز نہ ہوگی۔ جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے مگر سجدے پر قادر نہیں ہے، وہ اشارے سے زمین پر بیٹھ کر نماز

پڑھے، کرسی پر نماز نہ پڑھے، ایسی حالت میں زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اولی اور بہتر ہے اور کرسی پر پڑھنا خلاف اولی ہے۔

زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ تشہد کی حالت پر بیٹھے، اگر تشہد کی حالت پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو تب دیگر حالتوں میں بیٹھ سکتا ہے: "ينبغي أن يقال إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولى، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات." (رد المحتار : ۲/۹۷.)

٦- جو حقیقتاً معذور نہ تھا اور لاعلمی میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا اس کی نمازیں درست نہ ہوئیں کیوں کہ جہالت عذر نہیں ہے، لہذا ان کا لوٹانا ضروری ہے۔

جو لوگ واقعی معذور ہیں ان کے لیے مسجد میں کرسیوں کا انتظام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر کرسیاں بقدر ضرورت ہوں۔ کرسیوں کے رواج کو بڑھاوا نہ دیا جائے۔ کرسی پر نماز کے احکام بھی کرسیوں کے ساتھ لکھ کر لگائے جائیں۔

۷- کرسی پر نماز پڑھنے والوں میں سے بعضوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ رکوع اور سجدے کے اشارہ کے لیے ہاتھوں کو آگے لیجاتے ہیں یہ بھی درست نہیں، ہاتھ رانوں پر ہی رکھنے چاہیے اشارہ صرف سر سے ہوتا ہے۔

۸- نفل نماز میں اگر چہ قیام رکن نہیں ہے اور بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز ادا کر سکتے ہیں، مگر سجدہ نفل نماز کا بھی رکن ہے اور سجدہ معاف نہیں ہے، لہذا جو بیٹھ کر سجدے پر قادر ہوگا اس کے لیے نفل نماز بھی کرسی پر اشارے سے جائز نہیں۔ نماز نہیں ہوگی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: "ويجوز أن يتنفل القادر على القيام قاعداً بلا كراهة في الأصح........ولو صلى التطوع بالإيماء من غير عذر لا يجوز." (الفتاوى الهندية: ۳/۳۹۰.)

دیگر مفتیانِ کرام کی تصدیقات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

۳۰/۲۵۰۱
۳/۲۰۱۶

جواب صحیح ہے اور تحقیقی ہے فقط
محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۱۹؍ رمضان ۳۷ھ

ARAFA TRADING CO.
BANGALORE
Ph : 080-22256649, 080-22280378, 080
D Kashappa Lane, B
Road Cross, Bangalore

۲/۱۶۳۲

باسمہٖ تعالیٰ وباللہ التوفیق:۔
تصدیق کی جاتی ہے کہ معذور کیلئے نماز کے احکام سے متعلق دار الافتاء جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور کی جانب سے جو مسائل لکھے گئے ہیں بالخصوص کرسی پر بیٹھ کر کس طرح کے معذورین نماز پڑھنا جائز ہے اور کس صورتیں جائز نہیں ہیں یہ سب مذکورہ بالا جواب مسائل درست اور صحیح احادیث نبویہ اور عبارات فقہاء کے مطابق ہیں دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے ان مسائل کی تصدیق کی جاتی ہے تاکہ لوگ ان کے مطابق عمل کریں اور معذور [illegible] کے بغیر کرسی کا استعمال نہ کریں۔
نیز معذور حضرات [illegible] کے سامنے [illegible] کی شکل [illegible] کریں فقط المصدق [illegible]

الجواب صحیح
محمود حسن [illegible]
بلند شہری

الجواب صحیح [illegible]

الجواب صحیح [illegible]

الجواب صحیح [illegible]

[illegible]
۲۳؍ شوال ۳۷ھ